سُورَةُ الْمُطَفِّفِيْن

مکی سورتوں میں سے ہے اس کی چھتیس ۳۶ آیات اور ایک رکوع ہے

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۳۶ عم ۳۰/۸

DEFRAUDING

Revealed at Mecca

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝	In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.
وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝١	ناپ اور تول میں کمی کرنے والوں کے لئے خرابی ہے ۝١	1. Woe unto the defrauders:
الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝٢	جو لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لیں ۝٢	2. Those who when they take the measure from mankind demand it full,
وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝٣	اور جب اُن کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں ۝٣	3. But if they measure unto them or weigh for them, they cause them less.
اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝٤	کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اُٹھائے بھی جائیں گے ۝٤	4. Do such (men) not consider that they will be raised again
لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝٥	(یعنی) ایک بڑے (سخت) دن میں ۝٥	5. Unto an awful Day,
يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦	جس دن (تمام) لوگ ربّ العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے ۝٦	6. The day when (all) mankind stand before the Lord of the Worlds?
كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝٧	سُن رکھو کہ بدکاروں کے اعمال سجّین میں ہیں ۝٧	7. Nay but the record of the vile is in Sijjin—
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝٨	اور تم کیا جانتے ہو کہ سجّین کیا چیز ہے ۝٨	8. Ah! what will convey unto thee what Sijjin is!—
كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝٩	ایک دفتر ہے لکھا ہوا ۝٩	9. A written record.
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١٠	اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ۝١٠	10. Woe unto the repudiators on that day!
الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝١١	(یعنی) جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں ۝١١	11. Those who deny the Day of Judgement
وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝١٢	اور اسکو جھٹلاتا وہی ہے جو حد سے نکل جانے والا گنہگار ہے ۝١٢	12. Which none denieth save each criminal transgressor,
اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٣	جب اُس کو ہماری آیتیں سُنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ اگلے لوگوں کے افسانے ہیں ۝١٣	13. Who, when thou readest unto him Our revelations, saith: (Mere) fables of the men of old.
كَلَّا بَلْ ٚ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝١٤	دیکھو یہ جو اعمال بد کرتے ہیں۔ اُن کا اُن کے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے ۝١٤	14. Nay, but that which they have earned is rust upon their hearts.
كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝١٥	بیشک یہ لوگ اُس روز اپنے پروردگار (کے دیدار) سے اوٹ میں ہوں گے ۝١٥	15. Nay, but surely on that day they will be covered from (the mercy of) their Lord.

ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ ﴿١٦﴾
پھر دوزخ میں جا داخل ہوں گے ﴿۱۶﴾
16. Then lo! they verily will burn in hell,

ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿١٧﴾
پھر اُن سے کہا جائے گا کہ یہ وہی چیز ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے ﴿۱۷﴾
17. And it will be said (unto them): This is that which ye used to deny.

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ﴿١٨﴾
(یہ بھی) سُن رکھو کہ نیکو کاروں کے اعمال علّیین میں ہیں ﴿۱۸﴾
18. Nay, but the record of the righteous is in 'Iliyin is!—

وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ﴿١٩﴾
اور تم کو کیا معلوم کہ علّیین کیا چیز ہے ﴿۱۹﴾
19. Ah, what will convey unto thee what 'Iliyin is!—

كِتَابٌ مَرْقُومٌ ﴿٢٠﴾
ایک دفتر ہے لکھا ہُوا ﴿۲۰﴾
20. A written record,

يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢١﴾
جس کے پاس مقرب (فرشتے) حاضر رہتے ہیں ﴿۲۱﴾
21. Attested by those who are brought near (unto their Lord).

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿٢٢﴾
بے شک نیک لوگ چین میں ہوں گے ﴿۲۲﴾
22. Lo! the righteous verily are in delight,

عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ﴿٢٣﴾
تختوں پر بیٹھے ہوئے نظارے کریں گے ﴿۲۳﴾
23. On couches, gazing,

تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٤﴾
تم اُن کے چہروں ہی سے راحت کی تازگی معلوم کر لو گے ﴿۲۴﴾
24. Thou wilt know in their faces the radiance of delight.

يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ ﴿٢٥﴾
ان کو شراب خالص سربمہر پلائی جائے گی ﴿۲۵﴾
25. They are given to drink of a pure wine, sealed,

خِتَامُهُ مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ﴿٢٦﴾
جس کی مہر مشک کی ہوگی. تو (نعمتوں کے) شائقین کو چاہیے کہ اسی سے رغبت کریں ﴿۲۶﴾
26. Whose seal is musk—For this let (all) those strive who strive for bliss—

وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ﴿٢٧﴾
اور اس میں تسنیم (کے پانی) کی آمیزش ہوگی ﴿۲۷﴾
27. And mixed with water of Tasnim,

عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢٨﴾
وہ ایک چشمہ ہے جس میں سے (خدا کے) مقرب پئیں گے ﴿۲۸﴾
28. A spring whence those brought near to Allah drink.

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ﴿٢٩﴾
جو گنہگار (یعنی کفار) ہیں وہ (دنیا میں) مومنوں سے ہنسی کیا کرتے تھے ﴿۲۹﴾
29. Lo! the guilty used to laugh at those who believed,

وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ﴿٣٠﴾
اور جب اُن کے پاس سے گزرتے تو حقارت سے اشارے کرتے ﴿۳۰﴾
30. And wink one to another when they passed them;

وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿٣١﴾
اور جب اپنے گھر کو لوٹتے تو اتراتے ہوئے لوٹتے ﴿۳۱﴾
31. And when they returned to their own folk, they returned jesting;

وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿٣٢﴾
اور جب اُن (مومنوں) کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ تو گمراہ ہیں ﴿۳۲﴾
32. And when they saw them they said: Lo! these have gone astray.

وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ﴿٣٣﴾
حالانکہ وہ ان پر نگراں بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے ﴿۳۳﴾
33. Yet they were not sent as guardians over them.

فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿٣٤﴾
تو آج مومن کافروں سے ہنسی کریں گے ﴿۳۴﴾
34. This day it is those who believe who have the laugh of disbelievers,

عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ﴿٣٥﴾
(اور) تختوں پر (بیٹھے ہوئے اُن کا حال) دیکھ رہے ہوں گے ﴿۳۵﴾
35. On high couches, gazing.

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ ع
تو کافروں کو اُن کے عملوں کا (پورا پورا) بدلہ مل گیا ﴿۳۶﴾
36. Are not the disbelievers paid for what they used to do?

اسرار و معارف

بربادی ہے لوگوں کے حقوق پوری طرح ادا نہ کرنے والوں کے لیے کہ جب اپنا حق حاصل کریں

تو پورا پورا حاصل کریں اور جب دوسروں کو دینے کی باری آئے تو انہیں پورا نہ دیں

حقوق و فرائض

زندگی کا مدار دینے پہ ہے جس طرح سُورج، چاند، بادل ہوا سب کی خاصیت دینا ہے زمین ہر شئے دیتی ہے دل خون پہنچاتا ہے تو ہر رگ ہر شریان آگے دیتی ہے کہیں رُک جائے تو خرابی پیدا ہوتی ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ دینے والے کے بھی حقوق دوسروں پر ہیں جو انہیں بھی ادا کرنا ہیں یہی حال معاشرے کے نظام کا ہوتا ہے جو حقوق و فرائض سے عبارت ہے اور حکومت وہ ادارہ ہوتا ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے کوتاہی یا قصور کرنے والے کو روکتا ہے جرائم پر سزا دیتا ہے جسے عدل کہا جاتا ہے۔ اسلام نے معاشرے کا یہی بنیادی کام بہت خوبصورتی سے کیا۔ حقوق و فرائض کی خوبصورت تعیین کی اور ان میں دینے پہ پورا زور دیا کہ کوئی کسی کا حق روک نہیں سکتا ہاں لینے میں رعایت کی گنجائش رکھی کہ اپنا حق چاہے تو تھوڑا بہت یا سارا کسی کو معاف کر سکتا ہے پھر اس پر نظام عدل دیا جو کسی رورعایت کے بغیر فیصلہ کرتا ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ پانچ گناہوں کی سزا پانچ طرح سے دی جاتی ہے کہ جو قوم وعدہ خلافی کرتی ہے اس پر دشمن غالب آتا ہے اور جو لوگ اللہ کا قانون چھوڑ کر دوسرے قوانین پہ فیصلے کرتے ہیں ان کو فقر و فاقہ میں مبتلا کر دیا جاتا ہے جیسے اشیاء نایاب ہوں یا گرانی کمر توڑ دے یا مرض کھانے سے روک دے۔ جس قوم میں زنا عام ہو اس پر وبائیں آتی ہیں۔ جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ان سے بارش روک دی جاتی ہے یا بے موقع برستی ہے اور جو ناپ تول میں کمی کریں ان پر قحط مسلط ہوتا ہے۔ یہ سب صورتیں آج کی دنیا میں اور خود اپنے ملک میں دیکھی جا سکتی ہیں اللہ کریم ہمیں اس سے نجات حاصل کرنے کی قوت عطا فرمائے۔ آمین۔

توکیا ایسا کرنے والے لوگ یہ نہیں جانتے کہ یومِ حشر انہیں اللہ کے حضور کھڑے ہو کر جواب دینا ہے جب سارے کے سارے لوگ جواب دہی کے لیے حاضر ہوں گے تو یاد رکھو بدکاروں کے اعمالنامے سجّین میں ہونگے۔ حدیث شریف کے مطابق کفار کے اعمالنامے اور ارواح قیامت تک کے لیے سجّین میں رکھے جاتے ہیں جو ساتویں زمین کے نیچے ہے اور اے مخاطب جانتے ہو سجّین کیا ہے۔ ایک بہت بڑا دفتر ہے باقاعدہ بنا ہوا ہے جو منکرین کے لیے بربادی کا باعث بنے گا وہ بدنصیب جو قیامت کے دن کا انکار کرتے

ہیں اور اس کا انکار صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو حد سے گزرنے والے اور بدکار ہوتے ہیں اور جب انہیں ہماری آیات سنائی جائیں تو کہتے ہیں بس اگلے وقتوں کے قصے ہیں۔ درحقیقت ان کے کردار اور بدعملی کے باعث ان کے دل زنگ خوردہ ہو گئے ہیں لہٰذا وہ درست کام نہیں کر رہے۔

معرفتِ باری اور انسانی قلب

ہر انسان میں فطری طور پر اللہ کی طلب رکھی گئی ہے اسی لیے معلوم تاریخ انسان میں کبھی کوئی قوم مذہب سے بیگانہ نہیں رہی بلکہ مذہب کے نام پر کچھ نہ کچھ رسومات ہی سہی ہر قوم نے اختیار کی ہیں اور اس بارے میں حق تک پہنچنے کے لیے دل کی سلامتی شرط ہے جو گناہ سے متاثر ہو کر زنگ خوردہ ہو جاتی ہے اور قبولِ حق کی استعداد ضائع کر دیتی ہے جیسا کہ حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ مومن بھی گناہ کرے تو دل پہ سیاہ نکتہ پیدا ہو جاتا ہے جو توبہ سے مٹ سکتا ہے لیکن اگر گناہ ہی کرتا چلا جائے تو وہ بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ دل سیاہ ہو کر گمراہ ہو جاتا ہے۔ اس کا مشاہدہ بھی آجکل کے ماحول میں عام ہے۔ لہٰذا قلب کی صفائی کے لیے ذکر قلبی ضروری ہے بدکار کو توبہ اور نیک کو درجاتِ معرفت نصیب ہوتے ہیں لہٰذا جو فطری طلب رویت باری کی ہے وہ نصیب ہو گی جبکہ بدکاروں کو اس سے روک دیا جائے گا اس سے پتہ چلتا ہے کہ فطرتاً ہر شخص کو دیدارِ باری کی طلب عطا کی گئی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو کفار کو روک دینے سے دکھ نہ ہوتا اور انہیں جہنم میں ڈال کر کہا جائے گا کہ لو اب یقین کر لو کہ دنیا میں تو تم انکار کرتے تھے۔ ایسے نیک لوگوں کے اعمالنامے علیین میں ہوں گے جو ایک عالیشان دفتر ہے جہاں اللہ کے مقرب فرشتے نگہبان ہیں۔ حدیث شریف کے مطابق یہ ساتوں آسمانوں سے اوپر عرش کے نیچے ہے جہاں نیک لوگوں کے اعمالنامے جمع ہوتے ہیں اور ان کی ارواح رہتی ہیں۔ یاد رہے کہ روح سجّین میں ہو یا علّیین میں ہر ذرۂ بدن سے اس کا تعلق رہتا ہے۔ اللہ کے نیک بندے اس روز مزے میں ہوں گے۔ تختوں پر براجمان نظارے کرتے ہوں گے اور آرام کی بشاشت ان کے چہروں سے عیاں ہو گی۔ انہیں ایسے خصوصی مشروب پیش کیے جائیں گے جو اُن کے لیے سربمہر کئے ہوں گے اور ان کی مہر تک مشک خالص پہ لگی ہو گی پھر ان کی نظافت کا اندازہ کر لو۔ لوگو اگر کچھ حاصل کرنے کا شوق ہے تو ان نعمتوں کے لیے پوری کوشش کرو کہ ان میں تسنیم کی آمیزش ہو گی جو ایک خاص چشمہ ہے اللہ کے مقرب بندوں کے مشروب کا کہ اس

سے بچیں گے۔ بدکاروں کی مصیبت کا سبب ان کا نیک لوگوں کا مذاق اڑانا تھا جب ان پر گزر ہوتا تو ایک دوسرے کو اشارے کرتے اور جب آپس میں گپ شپ میں بیٹھتے تو گھروں میں ان کا مذاق اڑاتے تھے اور انہیں دیکھ کر کہتے یہ لوگ بالکل بُدھو ہیں اور بہک گئے ہیں۔

اہل اللہ کا مذاق نہ اڑایا جائے

بزرگوں کے ارشادات میں ملتا ہے کہ اہل اللہ کا انکار انکی برکات سے محروم کر دیتا ہے لہٰذا اِس سے بچنا چاہیے لیکن ان کا مذاق اڑانا ایسا گناہ ہے جو توبہ کی توفیق سلب کرا دیتا ہے۔ لہٰذا ہرگز ہرگز مذاق نہ اُڑایا جائے کہ بدکاروں کے ذمہ اللہ کے نیک بندوں کی نگرانی تو ہے نہیں اگر باز نہ آئے تو پھر یوم حشر کو دیکھ لیں گے جب اللہ کے بندے تختوں پہ جلوہ افروز ان کی نادانی پہ ہنستے ہوں گے اور کہتے ہوں گے کہ کفار نے کیا پورا پورا بدلہ پالیا۔